تبصرے

دارالعلوم دیوبند نمبر ـــ ماہنامہ الرشید - لاہور -

مدیر و مرتب ـ عبدالرشید ارشد - صفحات ۷۹۰ . قیمت پچاس روپے -

طباعت و اشاعت . دیدہ زیب آفسیٹ . ہندوستان میں ملنے کا پتہ

ایچ - ایم - ادیب اسلامیہ بازار دیوبند (سہارنپور)

دارالعلوم دیوبند کا جشن صد سالہ بڑی دھوم دھام سے منانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں لاکھوں کی تعداد میں متوقع مندوبین و مہمانان خصوصی کی آمد ان کے استقبال قیام و طعام کے سلسلے میں چھوٹے سے تاریخی قصبہ کو آراستہ کیا جا رہا ہے۔ آراضی حاصل کرلی گئی ہے جس پر تعمیرات ہو رہی ہیں - اس موقع پر خیموں کا ایک نیا شہر وجود میں آئے گا - دلی میں ایک رابطہ کا مرکزی دفتر بھی قائم ہو گیا ہے - اس جشن پر لاکھوں روپے خرچ میں آنے کا تخمینہ ہے

دارالعلوم نے ملی و قومی زندگی میں جو اہم رول ادا کیا ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا - علی گڑھ تحریک کی طرح دیوبند تحریک نے بھی ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں آنے والی نسلوں کو متاثر کیا ہے . فکر و نظر کے یہ دو دھارے دو متضاد سمتوں میں بہہ رہے ہیں - ان کا دائرہ عمل جدا جدا ہے - اس اعتبار سے ان دونوں کا تقابل بے معنی ہے مگر ان دونوں کے دائرہ اثر کا تقابل ممکن ہے - علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل طلبا کی تعداد آج دنیا کے طول و عرض میں پھیل ہوئی ہے دونوں مرکزوں نے ایسی شخصیتوں کو جنم دیا جنھوں نے ملک و قوم کی تاریخ میں نمایاں و ممتاز

رول ادا کیا ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے جشنِ صد سالہ کے اس موقع پر لاہور کے ماہنامہ الرشید کا یہ دارالعلوم دیوبند نمبر بلاشبہ خصوصی دلچسپی سے پڑھا جائے گا۔ یہ رسالہ تقریباً آٹھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ دارالعلوم کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر روشنی نہ ڈالی گئی ہو مدیر و مرتب نے بڑی محنت و لگن سے اس رسالہ کو مرتب کیا ہے۔ کاروباری مفاد سے زیادہ اس کی تہذیب و تزئین کا محرک جذبۂ عقیدت و محنت ہے۔ خود مرتب صاحب اس درسگاہ کے پروردہ ہیں۔ اس لئے موصوف نے اس کو سنوارنے و نکھارنے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا ہے۔ مضامین اور لکھنے والوں کی فہرست کافی پر وقار اور وقیع ہے۔

مضامین کے علاوہ دارالعلوم کی مختلف عمارتوں کے تیس سے زیادہ فوٹو بھی اس میں شامل کئے گئے ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہٗ کے ایک طویل مکتوب کا فوٹو رسالہ میں شامل کیا گیا ہے۔ ان کا یہ خط ایک دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے یہ خط تاریخی اہمیت کا حامل ہے اور نہایت دلچسپ ہے۔ اس خط سے دارالعلوم دیوبند اور مظاہرالعلوم سہارنپور کے باہمی تعلقات پر روشنی پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ دارالعلوم کے بارے میں حضرت قاری محمد طیب صاحب کا مضمون بھی فکر انگیز ہے۔ ان سے لیا گیا ایک انٹرویو بھی شریک اشاعت ہے۔ مفتی محمد شفیع، مولانا سید انظر شاہ کاشمیری، مولانا محمد یوسف بنوری، مفتی محمد اقبال قریشی، سید محبوب رضوی، سید ازہر شاہ قیصر صاحب، قاری محمد عبداللہ سلیمؒ مفتی محمود وغیرہ جیسے اکابرین کے نگارشات رسالہ کی زینت ہیں۔

موضوعات پر نظر ڈالنے سے تنوع کا اندازہ ہوتا ہے۔ جیسے چند عنوانات ملاحظہ فرمائیے۔ "دیوبند اور علی گڑھ — دو تحریکیں" "دیوبندی بریلوی نزاع" "دارالعلوم۔ اس کا مزاج و مذاق" — "دارالعلوم کی ادبی خدمات" "دارالعلوم دیوبند ایک جائزہ" "اکابر دیوبند تحقیق و تدقیق کے آئینہ میں" — "دیوبندی مکتبِ فکر" "بانی دارالعلوم دیوبند"

"دارالافتا" "دارالعلوم کی تفسیری خدمات" شاہ ولی اللہ اور دارالعلوم" دارالعلوم دیوبند کا پہلا طالب علم" "ارض دیوبند" حاجی امداد اللہ اور رشید احمد گنگوہی" "حکایت مہرووفا" "دارالعلوم اور تحفظ ختم نبوت" "حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم" "دارالعلوم - برصغیر میں آزادی حریت کی درسگاہ" "کرامات اولیائے دیوبندی - وغیرہ وغیرہ -

غرض اس رسالہ کو پڑھنے کے بعد دارالعلوم دیوبند اور اس کی خدمات کی ایک بھرپور تصویر ہمارے سامنے آجاتی ہے - دارالعلوم کے بارے میں مختلف حضرات کے منظوم تاثرات کو بھی رسالہ میں جگہ دی گئی ہے - دیوبند کے بارے میں مولانا ظفر علی خاں کی ایک ولولہ انگیز نظم بھی شامل ہے جس کے دو اشعار آپ بھی ملاحظہ فرمائیے -

شاد باش و شاد ری اے سرزمینِ دیوبند
ہند میں تو نے کیا اسلام کا جھنڈا بلند
ملّتِ بیضا کی عزّت کو لگائے چار چاند
حکمتِ بطحا کی قیمت کو کیا تو نے دوچند

ماھنامہ الرشید لاھور کا یہ خصوصی شمارہ دارالعلوم کے جشنِ صد سالہ کے موقع پر ایک اہم پیشکش ہے - اور جو دارالعلوم دیوبند کے ہر فرزند اور چاہنے والوں کے لئے ایک دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے - اسے ہندوستان میں ایچ - ایم ایچ سعید اسلامی بازار دیوبند سے حاصل کیا جاسکتا ہے -

(شیخ سلیم احمد ترقی اردو بیورو دہلی)